باب اول

بیسویں صدی کی سماجی اور تہذیبی اقدار اور ادبی صورت

سماجی اور تہذیبی اقدار دوران بیسویں صدی

اس باب میں بیسویں صدی کی سماجی اور تہذیبی اقدار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کیفی اعظمی نے جس ماحول میں اپنی آنکھیں کھولیں اور پرورش و تربیت پائی، اس ضمن میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام اور آزادیِ ہندوستان کی کوشش سے وجود میں آنے والے نئے خیالات، نئی سماجی، تہذیبی، معاشی اور سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جن کا براہ راست اثر کیفی صاحب کی زندگی پر پڑا۔ ترقی پسند تحریک کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ جس نے تحریک آزادی کو بلا واسطہ یا بالواسطہ متاثر کیا ہے۔ تحریک آزادی اور اس وقت کی سماجی اور تہذیبی حالات سے کیفی اعظمی بھی متاثر ہوئے۔ جس کے اثرات ان کی شاعری میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ کیفی صاحب کا لب ولہجہ باغیانہ، تیور اور انقلابی افکار وخیالات کے نقوش آج بھی ان کے کلام کو جلا بخشتے ہیں۔

کیفی صاحب کے افکار وخیالات، نظریات وموضوعات کا جائزہ اس باب میں لیا گیا ہے جو بیسویں صدی کے سماجی وسیاسی اور فکری وتہذیبی اقدار کی شکست وریخت کے عہد میں منظر عام پر آئے۔ نیز شاعری میں جو ہیئتی تجربے ہوئے اور آزاد و معریٰ اور نثری نظم اور سانیٹ اور گیت کی اصناف وجود میں آئیں ان سب کی روشنی میں بیسویں صدی کے ادبی رجحانات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس ضمن میں فیض احمد فیضؔ سے لے کر میرا جی کے ہیئتی اجتہاد اور موضوعی تغیر وتبدل کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ شاعری کے اس رجحان کا بھی کیفی صاحب پر کم وبیش اثر پایا جاتا ہے۔ پھر حب الوطنی کا تصور اور قومی یک جہتی کے جذبہ واحساس کے علاوہ ترقی پسند تحریک کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ جس نے کیفی صاحب کی شاعری کو نئے خیالات بخشے اور ان کے افکار و ادبی شعور کو نئی سمتیں دستیاب کیں۔

باب دوم
کیفی اعظمی کی سوانح حیات

اس باب میں کیفی صاحب، ان کے خاندان، ان کا تربیتی ماحول نیز اس عہد کے سماجی و تہذیبی حالات پر بالخصوص روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اس میں کیفی صاحب کی ولادت، ان کے والدین اور بھائی بہن کا ذکر ان کے باہمی تنازعات کے ساتھ آیا ہے۔ کیوں کہ ان حالات سے کیفی صاحب کی شروعاتی زندگی شدید طور سے متاثر ہوئی ہے۔ ساتھ ساتھ آپ کی تعلیم اور روزگار سے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا سیدھا اثر کیفی صاحب کی شخصیت اور ان کے افکار پر پڑا ہے۔

اردو کی ترقی پسند تحریک سے ان کا گہرہ تعلق تھا۔ اور وہ اس کے اہم ستون خیال کئے جاتے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے بھی سرگرم رکن تھے۔ اشتراکیت اور ترقی پسند تحریک سے وابستگی کے بعد ان کی شاعری عارض وکاکل کی حکایت اور گل وبلبل کا تذکرہ نہیں رہی بلکہ وہ زندگی اور سماج کے پیچیدہ مسائل کی گتھیاں سلجھانے اور اس کا احتجاج کرتی نظر آتی ہے۔ گھر میں انیس کے کلام اور حضرت امام حسین کے کردار کے مطالعہ اور گھر کے باہر ملک وملت کا ماحول، ہر طرف آزادی کے چرچے، نغمے اور پربھات پھیریاں۔ ان تمام چیزوں نے کیفی صاحب کے دل ودماغ پر گہرہ اثر ڈالا۔ اور وہ اثرات تاحیات مرتب رہے۔ آخر میں کیفی صاحب کی فلمی زندگی کی تفصیلی روداد قلم بند کی گئی ہے تاکہ اس روشنی میں ان کی فلمی شاعری کی صحیح قدر و قیمت طے کی جاسکے۔

باب سوم
کیفی اعظمی کی غزل گوئی

اس باب میں کیفی اعظمی کی غزلوں کے علاوہ ان فردیات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے جو ان کے مجموعۂ کلام "آوارہ سجدے" میں شامل ہیں۔ حالانکہ غزلوں میں تقریباً وہی نظریات وخیالات کارفرما ہیں جو ان کی نظموں کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ان کی غزلوں کے موضوعات بھی کم وبیش وہی ہیں جو نظموں میں

جاری وساری ہیں۔زمانے کی ناقدری کی شکایت ہو یا سماجی وتہذیبی قدروں کی شکایت ہو یا سماجی وتہذیبی قدروں کی پامالی کی فکر،عوامی زندگی کے مسائل کا احساس ہو یا تقسیم ملک کے بعد فرقہ وارانہ فسادات کا زور، کیفی صاحب نے ہر معاملے کی باریکی کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا ہے اور اپنے رنج والم کا اظہار کیا ہے۔زندگی کے ان معاملات ومسائل کو شدت سے محسوس کیا ہے اور باوجودیکہ کیفی صاحب کی غزلوں اور نظموں کے موضوعات میں بہت حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔لیکن کیفی اعظمی کی غزلیں،لب ولہجے اور انداز بیان کے لحاظ سے روایتی غزلوں سے بالکل مختلف ہیں۔اس باب میں کیفی صاحب کے گذشتہ ابواب بالخصوص ان کی صحافت کو پیش نظر رکھ کر بات کہنے کی کوشش کی گئی ہے۔نیز معاصر غزل گو شعراء کی غزلوں کے زیر نظر ہیئت اور موضوع کا احاطہ کرتے ہوئے ان کی غزلوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

باب چہارم
کیفی اعظمی کی نظم نگاری

اس باب میں کیفی صاحب کے مجموعے "جھنکار"،" آخری شب" اور " آوارہ سجدے" کی نظموں کا تجزیہ کرتے ہوئے کوشش یہ کی گئی ہے کہ ان کے کلام کے گذشتہ ابواب کے حوالے سے کہی جائیں تاکہ زمانے کے تغیر وتبدل کا پرتو بھی منعکس ہوسکے اور ان سیاسی وسماجی اقدار اور ادبی ماحول کے اثرات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جن میں ان کی ذہنی وفطری نشوونما ہوئی اور یہ بھی سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان حالات وماحول کے اثرات ان کے افکار وخیالات اور ان کی شاعری پر کس حد تک مرتسم ہوئے ہیں۔ کیونکہ کیفی نے عورتوں کے سماجی استحصال،محنت کش عوام کی پسماندگی،طبقاتی کش مکش،مذہبی منافرت،فرقہ واریت اور نسلی امتیازات کے خلاف احتجاجی رویہ اپنایا ہے۔جو سماجی وتہذیبی قدروں ہی کو پامال نہیں کر رہے بلکہ عام انسانی زندگی کو بھی دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔اسی طرح کیفی کے بین الاقوامی سوجھ بوجھ کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے اور جنگ اور امن سے متعلق ان کے نظریات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔جنہوں نے ان کی فکر کو جھنجھوڑا اور ان کے جذبات کو برانگیختہ کیا ہے۔

باب پنجم
کیفی اعظمی: بہ حیثیت فلمی شاعر

اس باب میں کیفی کی فلمی شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ فلموں کے لیے گیت لکھنا ایک زمانے تک توہینِ ادب سمجھا جاتا تھا۔ ایک زمانہ وہ آیا جب ترقی پسند شاعروں کا ایک گروہ بمبئی جا پہنچا اور ان کے قلم سے نکلے نغموں اور گیتوں نے فلمی دنیا کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ ایسے ہی پر آشوب ماحول میں کیفی صاحب کے فلمی گیتوں نے دھوم مچائی۔ کیفی صاحب کے فلمی گیتوں کا مجموعہ "میری آواز سنو" ۱۹۷۴ء پہلی بار شائع ہوا۔ کیفی صاحب نے اپنی شاعرانہ فطرے کے دامن کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ "حقیقت" "کاغذ کے پھول" "گرم ہوا" "پاکیزہ" فلم کے گیت کیفی صاحب کے جادوئی قلم کا ایک تحفہ ہے۔ کیفی صاحب نے فلم کو نظریات وخیالات وتجربات ومشاہدات کے اظہار کا بہترین اور اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس باب میں یہ بھی دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ انہوں نے ان ذرائع سے کس حد تک استفادہ کیا ہے۔

باب ششم
کیفی اعظمی ایک کثیر الجہات شاعر

اس باب میں کیفی صاحب کی ان دیگر اصناف کا ذکر کیا گیا ہے جو ان کی غزلیہ، نظمیہ اور فلمی شاعری کے علاوہ ہیں۔ یہاں پر کیفی اعظمی کی شاعری کے دیگر ادوار کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ جہاں کیفی صاحب کہیں عوامی شاعر ہیں تو کہیں انقلابی شاعر۔ کہیں وہ اپنے کلام کے ذریعے سماج کے فرسودہ رسومات پر طنز کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں بیداری کا سبق دیتے ہیں۔ کہیں وہ دردمند اور حقیقت پسند شاعر کے طور پر نظر آتے ہیں تو کہیں رومانی وانقلابی شاعر کے طور پر۔ اس طرح اس باب میں کیفی صاحب کی شاعری کے بدلتے رنگ اور پیغام کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مطالعے میں دوسرے ہم عصر شعراء کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ تاکہ ان ادوار سے متعلق کیفی اعظمی کے فکر وفن کا ادراک کیا جا سکے۔